شاہ ولی اللہ کے "تذاکیرِ ثلاثہ" کے تفسیری اثرات: "تدبرِ قرآن" اور "تبیان القرآن" کا خصوصی مطالعہ

(Interpretive Effects of *Shāh Walīullāh's "Tazakīr-e-Thalāthah"*: *A Study of "Tadabbur-e-Quran"* and *"Tibyān al-Quran"*)

جمیلہ عبدالعزیز*

**ڈاکٹر محمد نواز

Abstract

"Al-Fawz al-Kabīr fī Usūl al-Tafsīr" by *Shāh Walīullāh* (1703-1762) has been venerated as a great achievement in the field of the principles of Qur'ānic exegesis. In this book, he has divided the Qur'ānic subjects into five types: *'Ilm al-Mukhāṣamah, 'Ilm al-Aākām, 'Ilm al-Tazkīr bi A'lāillāh, 'Ilm al-Tazkīr bi Ayyāmillāh* and *Ilm al-Tazkīr bil Mawt*. These subjects have been used in various ways. Their effects can also be seen in commentaries of the Quran. If the latter three subjects are given the title of "*Tazākīr-e-Thalāthah*", they become three main subjects instead of five. This article aims to study the effects of "*Tazākīr-e-Thalāthah*" on exegetical literature, and in this regard, the focus has been on *"Tadabbur-e-Quran"* and *"Tibyān al-Quran"*. A closer look at the topics and discussions related to "*Tazākīr-e-Thalāthah*" in both the commentaries makes it clear that the effects of this division and understanding of "*Tazākīr-e-Thalāthah*" on both the commentaries are obvious in some matters and in some issues they have adopted their own method or traditional style of exegesis.

Key Words: *Al-Fawz al-Kabīr, Shāh Walīullāh*, "*Tazākīr-e-Thalāthah*",*"Tadabbur-e-Quran"*, *"Tibyān al-Quran"*

---

* پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات، شعبہ اسلامیات، یونی ورسٹی آف گجرات، گجرات

** ایسوسی ایٹ پروفیسر اسلامیات، شعبہ اسلامیات، یونی ورسٹی آف گجرات، گجرات

بر صغیر میں اصولِ تفسیر پر فارسی میں لکھی جانے والی پہلی تالیف "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" شاہ ولی اللہ (1703ء-1762ء)[1] کا عظیم تجدیدی کارنامہ ہے، جس میں آپ نے قرآن مجید کے فہم و تدبر کے اصول بیان کیے۔آپ نے قرآن مجید کے مضامین کو پانچ انواع علم المخاصمہ، علم الاحکام، علم تذکیر بآلاء اللہ، علم تذکیر بایام اللہ اور علم تذکیر بالموت میں تقسیم کیا ہے۔آپ کے اخذ کردہ ان اصولوں سے قرآن کی تفہیم میں بہت فائدہ اٹھایا گیا ہے۔آپ کے بعد کی تفسیروں پر بھی ان کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ اگر تذکیر سے متعلق شاہ ولی اللہ کے بیان کردہ موخر الذکر تینوں علوم کو "تذاکیر ثلاثہ" کا عنوان دیا جائے، تو یہ پانچ کی بجائے تین مرکزی مضامین بنتے ہیں۔اس مضمون میں بعد کے تفسیری لٹریچر پر "تذاکیرِ ثلاثہ" کے اثرات کا مطالعہ پیش نظر ہے، اور اس سلسلے میں فوکس دو نمایاں اُردو کتب تفسیر "تدبر قرآن"[2] اور "تبیان القرآن"[3] پر رہا ہے۔

علوم پنجگانہ: ایک تعارف

الفوز الکبیر میں شاہ ولی اللہ کے بیان کردہ علوم پنجگانہ کچھ یوں ہیں: 1-علم احکام: واجب، مستحب، مکرو، حلال و حرام۔ ان احکام کا تعلق عبادت، تدبیر منزل (معاشرت) اور سیاست مدن وغیرہ سے ہے۔ 2-علم مناظرہ: چاروں گم راہ فرقوں، یعنی یہود و نصاریٰ مشرکین اور منافقین کے بارے میں بحث۔3-علم تذکیر بآلاء اللہ: اللہ کی نشانیوں اور انعامات کا ذکر، یعنی تخلیق ارض و سما اور خدا کی صفات کاملہ کا بیان۔ 4-علم تذکیر بایام اللہ: ان واقعات کا ذکر جو خدا کی اطاعت کرنے والوں کی جزا اور مجرموں کی سزا سے متعلق ہیں۔ 5-علم تذکیر بآلاخرۃ: حشر و نشر، حساب، میزان اور جنت و

---

[1] معروف و نام ور ہندوستانی عالم دین، متکلم اور فلسفی۔آپ کا تعلق قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر سے تھا۔والد کا نام شیخ عبدالرحیم تھا۔آپ کو علمی و روحانی ماحول وراثت میں ملا اور آپ نے بہت چھوٹی عمر میں عقلی و نقلی علوم پر دسترس حاصل کر لی۔دیکھیے: شاہ ولی اللہ دہلوی، انفارس العارفین (دہلی: مطبع مجتبائی، 1335ھ)، 4۔

[2] تدبر قرآن مولانا امین احسن اصلاحی کی شہرہ آفاق تفسیر ہے، جو کہ 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ہمارے پیش نظر اس کا فاران فاؤنڈیشن، لاہور کا 2016 میں شائع کردہ جدید ایڈیشن ہے۔اس میں آخری جلد توضیحی اشاریہ پر مشتمل ہے۔اس تفسیر پر مولانا نے اپنی زندگی کے 55 سال صرف کیے ہیں: دیکھیے: مولانا امین احسن اصلاحی، مقدمہ تدبر قرآن (لاہور: فاران فاؤنڈیشن، 2016)، 1: 16۔

[3] تبیان القرآن، علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر ہے۔ان کے نزدیک تفسیر تبیان القرآن لکھنے کا سب سے بڑا مقصد اردو دان طبقہ کو قرآن کی تفہیم کی سہولت فراہم کرنا ہے۔علامہ سعیدی صاحب نے زیادہ تر کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر میں احادیث کو ان کے اصل حوالہ جات اور زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔انھوں نے تبیان القرآن میں درج ہر حدیث کی تخریج کی اور اس کا مکمل حوالہ بیان کیا ہے۔آپ نے جدید معیار تحقیق کے مطابق، کتاب، صفحہ، مصنف، مطبع اور اشاعت حوالوں کے ساتھ نقل کیے ہیں۔دیکھیے: علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن (لاہور: فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور، 2013)،1: 35-38۔

دوزخ کا بیان۔[4] شاہ ولی اللہؒ الفوز الکبیر کے مقدمے میں ان قواعد واصول کو مرتب کرنے کی ضرورت واہمیت کا ذکر کرتے ہوئے اسے پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں ان پانچ علوم کا ذکر ہے جن پر قرآن مشتمل ہے، بلکہ شاہ صاحب کے الفاظ میں قرآن کا نزول دراصل انھی علوم کے لیے ہوا تھا اور قرآن کے مشتملات انھی علوم کے گرد گھومتے ہیں۔[5] جہاں تک ہمارے موضوع تحقیق کا تعلق ہے، تو اس میں آخری تین یا تذاکیر ثلاثہ، یعنی علم تذکیر بآلاء اللہ، علم تذکیر بایام اللہ اور علم تذکیر بالموت شامل ہیں۔ تذاکیر ثلاثہ کا مختصر بیان درج ذیل ہے:

علم تذکیر بآلاء اللہ

باب اول کی فصل دوم میں شاہ ولی اللہ نے سب سے پہلے علم تذکیر بآلاء اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اس علم سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور نشانیوں کا علم ہے۔ قرآن مجید میں ایسے امور کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت سے آشنا ہو کر اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرے اور احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اس علم کے تحت آنے والے موضوعات کچھ اس طرح ہیں: 1۔ صفات الٰہیہ 2۔ تخلیق کائنات 3۔ حکمت خداوندی 4۔ بنی آدم پر احسانات کا ذکر 5۔ انعامات خداوندی کا ذکر 6۔ رات اور دن کا آنا جانا 7۔ افلاک کی پیدایش، اس میں وہ امور بھی شامل ہیں جن کا انسان محتاج ہے مثلاً بادل، بارش، چشمے، دریا، سمندر اور فصلیں وغیرہ۔[6]

علم تذکیر بایام اللہ

اس علم میں فرماں برداروں کے لیے انعام اور نافرمانوں کے لیے عذاب کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایسی جزئیات کو اختیار فرمایا کہ قبل ازیں وہ اجمالی طریقہ سے ان کا تذکرہ سن چکے تھے۔[7] یعنی اس علم میں صرف انھی واقعات کو بیان کیا گیا ہے، جن سے عرب لوگ مانوس تھے اور قرآن میں صرف قصص کے وہی اجزا بیان کیے گئے ہیں جو نصیحت کے لیے مدد گار ثابت ہوں۔ قصص کی بہت زیادہ تفصیل بیان نہیں کی گئی، کیونکہ اس طرح سننے والے کا ذہن واقعات کی جزئیات کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور ان قصص کا جو مقصد ہے یعنی تذکیر و نصیحت، وہ فوت ہو جاتا ہے۔

علم التذکیر بالموت ومابعد الموت

اس علم سے مراد قرآن کریم میں بیان کیے گئے ان مناظر کا علم ہے جو موت کے وقت اور موت کے بعد ہر انسان کو پیش آئیں گے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر چیز کو فنا ہونا ہے۔ جب قیامت برپا ہو گی تو ہر چیز فنا ہو جائے گی؛ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا پھر حساب کتاب کے بعد ان کی جزا و سزا کا فیصلہ ہو گا۔ اس علم کے تحت موضوعات کچھ یوں ہیں: 1-

---

[4] شاہ ولی اللہ دہلوی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (القاہرہ: دار الصحوۃ، 1407ھ)، 1:6۔

[5] شاہ ولی اللہؒ دہلوی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، عربی ترجمہ۔ مولانا سید سلیمان الحسنی ندوی (لکھنو: دار العلوم ندوۃ العلماء، 1984ء)، 27-26۔

[6] ندوی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، 23۔

[7] ندوی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، 25۔

فنا، 2- موت، 3- قیامت، 4- حشر و نشر، 5- حساب و کتاب، 6- میزان، 7- جزا و سزا، 8- جنت، 9- جہنم۔[8]

تذاکیر ثلاثہ: تدبر قرآن اور تبیان القرآن کا مطالعہ

علم تذکیر بآلاء اللہ

تدبر قرآن: مولانا امین احسن اصلاحی "تدبر قرآن" میں جا بجا تذکیر بآلاء اللہ کے موضوعات کو زیرِ بحث لائے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے بیان کردہ اہم موضوعات کچھ یوں ہیں: 1۔ زمین و آسمان کی پیدائش اور ان میں خالق عظیم کی صفات اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔[9] 2۔ کارخانہ قدرت کے بالحق ہونے کا لازمی نتیجہ۔[10] 3۔ ملکوت الٰہی میں تفکر تمام علم کی کلید ہے۔[11] 4۔ کائنات میں توحید کے شواہد۔[12] 5۔ آسمان، سورج، چاند، ستارے، دن اور رات کی نشانیاں۔[13] 6۔ فطرتِ کائنات کی شہادت۔[14] 7۔ انسان کی خلقت۔[15] 8۔ نشانیاں صرف اہلِ حق کے لیے کارآمد ہیں۔[16] 9۔ انسان کی نفع رسانی کے لیے اشیا کی تسخیر۔[17] 10۔ چوپایوں کی نعمت؛ دودھ کی نعمت۔[18] 1۔ نعمتوں پر فخر اور اترانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ حیات چند روزہ ہے۔[19] 12۔ زمین کی برکتیں۔[20]

تبیان القرآن: 1- زمین و آسمان کی پیدائش: (اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدت اور اس کے علم پر دلائل)۔[21] 2۔

---

[8] ندوی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، 26۔

[9] اصلاحی، تدبر قرآن، 1: 396 -402، مزید دیکھیے: 3: 228-229، 5: 511 -512، 6: 44-45، 4: 425 -426۔

[10] اصلاحی، تدبر قرآن، 3: 78-81۔

[11] اصلاحی، تدبر قرآن، 3: 86-87۔

[12] اصلاحی، تدبر قرآن، 3: 114-116۔

[13] اصلاحی، تدبر قرآن، 3: 116-119۔

[14] اصلاحی، تدبر قرآن، 4: 300۔

[15] اصلاحی، تدبر قرآن، 3: 120-127۔

[16] اصلاحی، تدبر قرآن، 4: 287-288۔

[17] اصلاحی، تدبر قرآن، 4: 351-352۔

[18] اصلاحی، تدبر قرآن، 7: 61-62، 7: 286-287۔

[19] اصلاحی، تدبر قرآن، 7: 163-164۔

[20] اصلاحی، تدبر قرآن، 9: 189-191۔

[21] سعیدی، تبیان القرآن، 1: 621-624، 3: 405، 3: 541۔

انعاماتِ خداوندی۔[22] 3۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت، زمین و آسمان کی نشانیاں۔[23] 4۔ مویشیوں کے وجود میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔[24] 5۔ زمینوں، درختوں اور پھلوں سے وجودِ باری تعالیٰ اور توحید پر استدلال۔[25] 6۔ شہابِ ثاقب۔[26] 7۔ سمندر اور کشتیاں۔[27] 8۔شہد کی مکھی کے شہد نکالنے سے اللہ کی الوہیت اور توحید پر استدلال۔[28] 9۔ آسمان اور زمین بنانے کی حکمتیں۔[29] 10۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر روزمرہ مشاہدات۔[30] 11۔ آفاق اور انفس میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں۔[31] 12۔ سورج، چاند، دن اور رات کی تخلیق میں اللہ کی حکمتیں، برکتیں اور نشانیاں۔[32] 13۔ نعمتوں کے متعلق سوال۔[33]

تدبر قرآن اور تبیان القرآن پر شاہ ولی اللہ کی تقسیم تذکیر بآلاء اللہ کے اثرات

دونوں تفاسیر میں تذکیر بآلاء اللہ سے متعلقہ موضوعات و مباحث کا بنظر غائر جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ جن موضوعات کا تذکرہ شاہ ولی اللہ نے تذکیر بآلاء اللہ کے تحت کیا تھا کم و بیش انھی موضوعات کو دونوں تفاسیر میں جابجا زیرِ بحث لایا گیا ہے اور بہت تفصیل سے ایسی آیات کی شرح کی گئی ہے۔اگرچہ دونوں مفسرین نے ان امور میں بلا واسطہ شاہ ولی اللہ تذکیر بآلاء اللہ کا ذکر نہیں کیا، تاہم اس کے اثرات ان کی تفسیروں کے اسالیب سے مترشح ہیں۔

علم تذکیر بایام اللہ

تدبر قرآن: تذکیر بایام اللہ کے سلسلہ میں اصلاحی صاحب کے بیان کردہ اہم مباحث ہیں: 1۔ موسیٰؑ و فرعون کی سرگزشت سنانے کا اصل مقصد، حضرت موسیٰؑ کی حفاظت کے لیے خدائی انتظامات، حضرت موسیٰؑ شاہی محل میں، تقدیرِ

---

[22] سعیدی، تبیان القرآن، 3: 116۔
[23] سعیدی، تبیان القرآن، 3: 601-611۔
[24] سعیدی، تبیان القرآن، 3: 674، 6: 354-356۔
[25] سعیدی، تبیان القرآن، 3: 670-671، 6: 40۔
[26] سعیدی، تبیان القرآن، 6: 255۔
[27] سعیدی، تبیان القرآن، 6: 368-369۔
[28] سعیدی، تبیان القرآن، 6: 492-494۔
[29] سعیدی، تبیان القرآن، 6: 228-229۔
[30] سعیدی، تبیان القرآن، :111-112۔
[31] سعیدی، تبیان القرآن، 10: 234-235۔
[32] سعیدی، تبیان القرآن، 12: 674، 12: 764-765۔
[33] سعیدی، تبیان القرآن، 12: 765-766۔

الٰہی کے بھید۔[34] 2 ۔ حضرت موسیٰؑ کی رضاعت اور جوانی ، حضرت موسیٰؑ کا قصد مدین ،اللہ کی راہ میں کام کرنے والوں کے لیے ایک سبق۔ حضرت موسیٰؑ ، حضرت شعیبؑ کی خدمت میں، حضرت شعیبؑ کی پیشکش، مصر کو واپسی اور جلوہ طور۔[35] 3۔ حضرت موسیٰؑ کے معجزات اور ان کی دعوت کی مخالفت۔[36] 4۔ فرعون کی غرقابی، استکبار کا انجام[37] 5۔ قوم عاد اور حضرت ہودؑ۔[38] 6۔ قوم عاد کی سرگزشت اور حضرت ہودؑ کی دعوت۔[39] 7۔ فسادِ تمدن اور فساد فی الارض پر تشبیہ، قساوتِ قلبی کی آخری حد۔[40] 8۔ حضرت ہودؑ کی آخری تنبیہ ، قومِ عاد کے عذاب کی نوعیت۔[41] 9۔ حضرت صالحؑ اور قوم ثمود کی سرگزشت۔[42] 10۔ حضرت صالحؑ پر قوم کے اعتراضات ، قوم کی تہمت کا جواب اور بد عمل لیڈروں کی پیروی سے احتراز کی ہدایت، قومِ ثمود پر عذاب کی نوعیت۔[43] 11-حضرت نوحؑ کی سرگزشت۔[44] 12 ۔ حضرت نوحؑ کا انداز۔[45] 13۔ حضرت نوحؑ اور قوم کا سوال وجواب۔[46] 14۔ قومِ نوحؑ کے عذاب کی نوعیت۔[47] 15۔ حضرت نوحؑ کی بددُعا۔[48] 16۔ قوم لوط اور حضرت لوطؑ کی سرگزشت۔[49] 17۔ عملِ قومِ لوط کی سنگینی ، قوم کی فیصلہ کن دھمکی اور

---

[34] امین احسن اصلاحی ،تدبر قرآن ، 5 :698-699۔

[35] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 5 :704-714۔

[36] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 5 :23-30، 5: 719 -720۔

[37] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 5 :521-523۔

[38] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 4 :147-148۔

[39] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 3 :295-296۔

[40] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 5 :572-575۔

[41] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 4 :151-152۔

[42] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 3 :297۔

[43] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 4 :154-157۔

[44] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 4 : 71۔

[45] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 8 :554-555۔

[46] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 3 :292-293۔

[47] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 4 :140-141۔

[48] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 8 :568-570۔

[49] اصلاحی ،تدبر قرآن ، 3 :303-304۔

اس کا جواب، قوم لوط کے عذاب کی نوعیت۔[50] 18۔ اہلِ مدین اور حضرت شعیبؑ کی سر گزشت۔[51] 19۔ مکذبین کا مطالعہ عذاب اور عذاب کی نوعیت۔[52]

تبیان القرآن: تفسیر تبیان القرآن میں علامہ غلام رسول سعیدی نے بھی ایام اللہ کی تفصیلی شرح فرمائی ہے۔ان کی بیان کردہ مباحث کے اہم عنوانات درج ذیل ہیں: 1۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام و نسب، فرعون کا نام و نسب ،بنو اسرائیل پر فرعون کے عذاب کا بیان۔[53] 2۔ حضرت موسیٰؑ کی پیدائش ،پرورش، نکاح، نبوت اور تبلیغ ،مدین کی طرف ہجرت ، مصر کو واپسی اور جلوہ طور، معجزات، نبوت و تبلیغ کا بیان، فرعون کے دعوائے خدائی کا رد۔[54] 3۔ بنی اسرائیل کی مصر سے روانگی ،فرعون کا تعاقب کرنا اور غرقابی۔[55] 4-فرعون کے کفر و سرکشی کا عبرتناک انجام۔[56] 5 ۔ حضرت نوحؑ کا نام و نسب اور تاریخ ولادت ، حضرت نوحؑ کی تبلیغ اور قوم کی ہٹ دھرمی۔[57] 6-حضرت نوحؑ کی دُعا۔[58] 7۔ حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم۔[59] 8۔ نزولِ عذاب اور کفار کا انجام، کفار کے لیے ترہیب اور عبرت کا سامان۔[60] 9۔حضرت ہودؑ کا شجرہ نسب، قوم عاد کا مختصر تعارف۔[61] 10۔ حضرت ہودؑ اور ان کی قوم کا مکالمہ ، قوم عاد پر نزولِ عذاب کا پس منظر و پیش منظر۔[62] 11۔ قوم عاد پر آندھی کے عذاب کی کیفیت۔[63] 12۔ حضرت صالحؑ کا نسب ، قومِ ثمود کی اجمالی تاریخ ، قوم ثمود کا معجزہ طلب کرنا اور پھر بھی ایمان نہ لانا۔[64] 13۔ قومِ ثمود پر عذاب نازل ہونے کی تفصیل۔[65] 14۔

---

[50] اصلاحی ،تدبر قرآن، 5: 584-587۔

[51] اصلاحی ،تدبر قرآن، 3: 307،5: 589-590،4: 167 -168۔

[52] اصلاحی ،تدبر قرآن، 3: 168-169،5: 591،4: 181۔

[53] سعیدی،تبیان القرآن،1: 397 -400۔

[54] سعیدی،تبیان القرآن،4: 248 -253۔

[55] سعیدی،تبیان القرآن،8: 300 -303۔

[56] سعیدی،تبیان القرآن،8: 321 -325۔

[57] سعیدی،تبیان القرآن ،4: 190 -192۔

[58] سعیدی،تبیان القرآن ،5: 533۔

[59] سعیدی،تبیان القرآن ،5: 453۔

[60] سعیدی،تبیان القرآن ،8: 376 -377۔

[61] سعیدی،تبیان القرآن ،4: 200 -201۔

[62] سعیدی،تبیان القرآن ،5: 568 -573۔

[63] سعیدی،تبیان القرآن ،7: 102 -103۔

[64] سعیدی،تبیان القرآن،4: 209 -211۔

حضرت لوطؑ کا شجرہ نسب و مقام بعثت، قومِ لوطؑ میں ہم جنس پرستی کی ابتداء، قومِ لوطؑ پر عذاب کی کیفیت۔[66] 15۔ قومِ لوطؑ پر نزول عذاب کا پس منظر و پیش منظر۔[67] 16۔ حضرت شعیبؑ کا نام و نسب و مقامِ بعثت، حضرت شعیبؑ کی تبلیغ۔[68] 17۔ قوم کو شرک، ناپ اور تول میں کمی کی ممانعت۔[69] 18۔ قومِ شعیبؑ پر عذاب کی تفصیل۔[70]

تدبر قرآن اور تبیان القرآن پر شاہ ولی اللہ کی تقسیم تذکیر بایام اللہ کے اثرات

تدبر قرآن اور تبیان القرآن میں تذکیر بایام اللہ سے متعلقہ موضوعات کا جائزہ لینے سے یہ چیز آشکار ہوتی ہے کہ مولانا امین احسن اصلاحی نے قصصِ قوم موسیٰؑ، نوحؑ، ھودؑ، صالحؑ، لوطؑ اور قومِ شعیبؑ سے حاصل ہونے والی تذکیری اسباق پر زیادہ توجہ دی ہے جب کہ علامہ غلام رسول سعیدی کی توجہ زیادہ تر قصص کی تاریخی اہمیت پر مرکوز رہی ہے۔علامہ سعیدی نے انبیاکے نام و نسب، اقوام کی تاریخی حیثیت، جغرافیائی تفصیلات پر کافی محنت سے کام کیا ہے۔دونوں مفسرین کے ایام اللہ پر کام کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تدبر قرآن شاہ ولی اللہ کی تقسیم تذکیر بایام اللہ کے زیادہ قریب ہے جب کہ تبیان القرآن اس لحاظ سے شاہ ولی اللہ کی تقسیم تذکیر بایام اللہ کے رنگ سے قدرے مختلف اسلوب لیے ہوئے ہے۔علامہ سعیدی کا اس سلسلہ میں رنگ زیادہ تر تحقیقی نوعیت کا ہے۔

علم تذکیر بالموت ومابعد الموت

تدبر قرآن: "تدبر قرآن" میں علم تذکیر بالموت ومابعد الموت کے سلسلہ جن اہم نکات کی تفصیلی تفسیر کی گئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں: 1۔ روزِ جزا و سزا۔[71] 2۔ عالم برزخ کا ذکر۔[72] 3۔ بروزِ قیامت سیاہ و سفید چہرے۔[73] 4۔ نفخ صور۔[74] 5-موت کے بعد کے مراحل ،اصحاب الیمین واصحاب الشمال۔[75] 6۔ اخروی نعمتیں۔[76] 7-قیامت کے دن

---

[65] سعیدی، تبیان القرآن،5: 579۔

[66] سعیدی، تبیان القرآن ،4: 214 -217۔

[67] سعیدی، تبیان القرآن،9: 74 -75۔

[68] سعیدی، تبیان القرآن ،4: 222 -225۔

[69] سعیدی، تبیان القرآن ،4: 230 -231،5،:609-611۔

[70] سعیدی، تبیان القرآن،9: 77 -78۔

[71] اصلاحی، تدبر قرآن،1 :56۔

[72] اصلاحی، تدبر قرآن،1 :380-381۔

[73] اصلاحی، تدبر قرآن،2 :154-155۔

[74] اصلاحی، تدبر قرآن،3 :80-81،5: 92 -94۔

[75] اصلاحی، تدبر قرآن،8 :183-185۔

انبیا کی شہادت اپنی امتوں پر۔[77] 8۔آں حضرت ﷺ کی شہادت دنیا اور آخرت دونوں پر۔[78] 9۔ موت، برزخ، حشر، جنت و دوزخ کا تفصیلی بیان۔[79] 10۔ شرکا اور شفعا کی اصل حقیقت۔[80] 11۔ قیامت کی ہولناکیاں۔[81] 12۔ قیامت کا مشاہدہ روز مرہ کے واقعات میں۔[82] 13 ۔ فرشتوں کا حال۔[83] 14۔اہلِ ایمان کے لیے اجرِ عظیم، اصل کامیابی، حوصلہ افزائی، میزانِ قیامت۔[84] 15۔ کفار کو خدا کی پکڑ کی وعید۔[85]

تبیان القرآن: تبیان القرآن" میں علم تذکیر بالموت وما بعد الموت کو اس نوعیت کے عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے: 1۔ روز جزا و سزا۔[86] 2۔ مؤمنین کے لیے خوشخبری۔[87] 3۔ آخرت میں کفار کا مال ضائع، ناکامی و نامرادی، کفِ افسوس ملنا۔[88] 4۔ سیاہ و سفید چہرے۔[89] 5۔ دوزخ سے پناہ مانگنے اور جنت کو طلب کرنے کے متعلق احادیث اور بحث و نظر۔[90] 6۔ قیامت کے دن کفار کے مختلف احوال۔[91] 7 ۔ مغفرت نجات اور دخولِ جنت کا سبب اللہ کا فضل ہے نہ کہ اعمال۔[92] 8۔ ظہورِ قیامت کی علامات۔[93] 9۔ مومنوں اور کافروں کے اخروی احوال۔[94] 10۔ قیامت کے دن رسولوں

---

[76] اصلاحی، تدبر قرآن، 4: 302-305۔

[77] اصلاحی، تدبر قرآن، 2: 299-301۔

[78] اصلاحی، تدبر قرآن، 4: 469-470،4: 671 -672۔

[79] اصلاحی، تدبر قرآن، 3: 67-68،3: 257 -261،5: 482 -483،3: 256 -259۔

[80] اصلاحی، تدبر قرآن، 4: 42-43۔

[81] اصلاحی، تدبر قرآن، 5: 222-223،16:18-8،8: 534 -535۔

[82] اصلاحی، تدبر قرآن، 5: 229-232،6: 77 -78۔

[83] اصلاحی، تدبر قرآن، 6: 309-310۔

[84] اصلاحی، تدبر قرآن، 1: 586-588،2: 37 -39،2: 58 -59،2: 177 -178۔

[85] اصلاحی، تدبر قرآن، 1: 360-362۔

[86] سعیدی، تبیان القرآن، 1: 173۔

[87] سعیدی، تبیان القرآن، 1: 316 -317۔

[88] سعیدی، تبیان القرآن، 2: 323 -325،6: 220 -222،3: 420 -421۔

[89] سعیدی، تبیان القرآن، 3: 411 -412۔

[90] سعیدی، تبیان القرآن، 2: 500 -502۔

[91] سعیدی، تبیان القرآن، 2: 676 -677،6: 542 -543،6: 804 -805۔

[92] سعیدی، تبیان القرآن، 3: 408 -412۔

اور ان کی امتوں سے سوالات۔[95] 11۔ اعمال نامہ۔[96] 12۔ کافروں کو اپنے پیروکاروں کے کفر پر عذاب ہونے کی توجیہ۔[97] 13۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ پکارا جائے گا۔[98]

تدبر قرآن اور تبیان القرآن پر شاہ ولی اللہ کی تفہیم تذکیر بالموت ومابعد الموت کے اثرات

بنظرِ غائر جائزہ لینے سے ہم باآسانی یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ علم تذکیر بالموت ومابعد الموت کے لحاظ سے دونوں تفاسیر تدبر قرآن اور تبیان القرآن کا انداز تھوڑے اختلاف کے ساتھ تقریباًایک جیسا ہے۔تذکیر بالموت ومابعد الموت ایک ایسا موضوع ہے، جس پر شاہ ولی اللہ سے قبل کے مفسرین اور بعد کے مفسرین کا انداز تقریباًایک جیسا ہی ہے۔مذکورہ دونوں تفاسیر نے بھی پرانے انداز کی پیروی کی ہے۔

خلاصہ بحث

دونوں تفاسیر میں تذکیر بآلاء اللہ سے متعلقہ موضوعات و مباحث کا بنظر غائر جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جن موضوعات کا تذکرہ شاہ ولی اللہ نے تذکیر بآلاء اللہ کے تحت کیا تھا کم و بیش انھی موضوعات کو دونوں تفاسیر میں جابجا زیرِ بحث لایا گیا ہے اور بہت تفصیل سے ایسی آیات کی شرح کی گئی ہے ۔اگرچہ دونوں مفسرین نے بلا واسط شاہ ولی اللہ کے اصولِ تفسیر کا تذکرہ نہیں کیا، لیکن تذکیر بآلاء اللہ کی تقسیم و تفہیم کے اثرات دونوں مفسرین کے ذہن پر دیکھے جا سکتے ہیں۔دونوں مفسرین کے تذکیر بایام اللہ پر کام کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تدبر القرآن شاہ ولی اللہ کی تقسیم تذکیر بایام اللہ کے زیادہ قریب ہے، جب کہ تبیان القرآن اس سے قدرے مختلف اسلوب لیے ہوئے ہے۔علامہ سعیدی کا اس سلسلے میں رنگ زیادہ تر تحقیقی نوعیت کا ہے۔تذکیر بالموت ومابعد الموت ایک ایسا موضوع ہے جس پر شاہ ولی اللہ سے قبل اور بعد کے مفسرین کا انداز تقریباً ایک جیسا ہی ہے۔مذکورہ دونوں تفاسیر نے بھی پرانے انداز کی پیروی کی ہے۔لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ تذکیر بالموت ومابعد الموت کی شرح کے لحاظ سے دونوں تفاسیر کا انداز آزادانہ ہے اور اس امر میں وہ شاہ ولی اللہ کے اثرات نمایاں نظر نہیں آتے۔

---

[93] سعیدی ،تبیان القرآن ،11: 148 -149۔

[94] سعیدی ،تبیان القرآن،6: 77 -78،11: 145 -146،12: 447 -453۔

[95] سعیدی ،تبیان القرآن،2: 676 -677۔

[96] سعیدی ،تبیان القرآن ،6: 655 -656۔

[97] سعیدی ،تبیان القرآن ،6: 401 -402،6: 546،6: 763 -764۔

[98] سعیدی ،تبیان القرآن ،6: 761۔